Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

خوبصورت چڑیل

--تحریر-عابد علی جعفری-کندیاں

ایک سفید سایہ میری طرف آ رہا تھا-قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ ثناء ہی ہے انہوں نے بہت معصوم صورت بنائی ہوئی تھی اور مجھ سے معافی مانگنے لگی-سفیر بھائی مجھے معاف کر دو میں جتنا چاہتی ہوں میرا وعدہ ہے آئندہ میں کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی-کافی دیر کھڑی رہی پھر خاموش اور مایوس ہو کر چلی گئی کچھ دیر بعد خاموشی رہی پھر پیر بابا میرے سامنے آئے اور انہوں نے کہہ ابیٹا اس کو معاف کر دو-وہ تم سے معافی مانگ رہی ہے اس کی یہ سزا بہت ہے کہ سب کے سامنے اس کا چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے-میں پیر بابا کی بات کرنے ہی والا تھا کہ میرے کانوں میں آواز آئی یہ سب نظر کا دھوکہ ہے یہ میں نہیں ہوں تم اپنا عمل جاری رکھو-پھر وہ پیر بابا بھی سے وہاں چلے گئے میں اسی چکر میں تھا کہ یہ چلہ کس طرح پورا ہوا صبح ہونے سے پہلے قبرستان ایک شور سے جاگ اٹھا تھا قبروں سے مردے نکلنے لگے درخت ٹوٹنے لگے پرندے بے چین ہو کر ہوا میں اڑ رہے تھے کچھ درختوں کو آگ لگ گئی جس قبر پر میں بیٹھا تھا وہ بھی مسلسل تڑپ رہی تھی اور مجھے اپنا عمل کرنے میں مشکل ہو رہی تھی پھر میں نے دیکھا کہ ثناء بھابی کے ساتھ چند اور لوگ میری طرف آ رہے تھے جن میں میرا مرحوم دوست اکبر بھی تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے ثنا کو معاف کر دیا ہے اب تم بھی اس کو معاف کر دو میں نے ان کی ایک نہ سنی تو وہ غصے میں آ گئے اور مجھ پر قبروں سے پتھر اٹھا اٹھا کر مارنے لگے لیکن کوئی بھی پتھر مجھے نہ لگا سب قریب جا کر گرتے رہے-ایک سنسنی خیز کہانی-

فون کی گھنٹی بن کر میری آنکھ کھل گئی کمرے میں روشنی نہیں تھی شاید ہمیشہ کی طرح آج بھی بجلی نہیں تھی کمرے میں کھڑکی کے ذریعے چاند کی چاندنی داخل ہو رہی تھی جس کی وجہ سے میں اپنا فون تلاش کر سکا فون میں نے جلدی سے کان کے ساتھ لگایا-ہیلو اسلام علیکم-

بچاؤ بچاؤ مجھے بچاؤ خدا کے لیے میری مدد کرو-

جی کون رات کے اس ٹائم کون ہو تم مجھے تنگ کرنے والے-

میں ہوں تمہارا دوست اکبر-

ہاں اکبر کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو-

یار وہ مجھے مار دے گی میرا خون پی جائے گی وہ میری طرف آ رہی ہے-

کون-کون-تم کو مار دے گی-ہیلو ہیلو-اکبر-لیکن کوئی جواب نہ آیا-میں نے خود اکبر کا نمبر ڈائل کیا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ وصول نہیں ہو رہا تھا میں اچانک اس کی باتوں سے پریشان ہو گیا تھا اکبر کی نئی نئی شادی ہوئی تھی وہ میرے ساتھ بینک میں کام کرتا تھا ہم بہت اچھے دوست بھی تھے-

----

www.urdupalace.com

www.urdupalace.com

میرا نام سفیر حسین ہے اور میں ایک غیر شادی شدہ ہوں او آزاد فطرت کا مالک ہوں میں نے الماری سے اپنا ریوالور نکالا اور اکبر کی گھر کی طرف چل دیا۔ اکبر کا گھر کم آبادی والے علاقے میں تھا گھر کے پاس ایک نہر گزر رہی تھی اور اس کے پار ایک قبرستان تھا جلد ہی میں گھر اس گھر پہنچ گیا اس کا گھر تین کمرے پر مشتمل تھا دو کمرے ایک باورچی خانہ اور چھوٹا سا صحن تھا جس میں ایک بڑا پرانا کیکر کا درخت تھا جس کے اوپر بہت سے پرندوں کے گھونسلے بنے ہوئے تھے۔

صحن سے ہوتے ہوئے میں نے کیکر کے درخت پر نظر ڈالی پرندے خاموشی سے اپنے گھونسلوں میں دب کر آرام کرر ہے تھے۔

حویلی کا دروازہ ہمیشہ کی طرح کھلا ہی تھا۔

لیکن کمرے اندر سے بند تھے میں نے کافی دیر دستک دی لیکن کوئی جواب نہ ملا ہر مجھے کھڑکی کا خیال آیا جو نہر والی سائیڈ پر تھی میں حویلی کی پچھلی طرف گیا میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کھڑکی کھلی تھی اور کھڑکی کے اوپر تازے خون کے نشان تھے میں کھڑکی کے ذریعے اندر آیا۔ اب بجلی آچکی تھی میں نے بلب جلایا۔ تو میرے رونگھٹے کھڑے ہوئے اکبر بیڈ کے نیچے خون میں لپٹا ہوا پڑا تھا اور بھابی کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ مین نے اکبر کو چیک کیا تو وہ اس دنیا کو چھوڑ چکا تھا کہ اچانک میری نظر خون کے دھبوں پر پڑی جو کسی کے ننگے پاؤں کے تھے۔ یعنی کوئی کمرے سے کھڑکی کی طرف سے باہر گیا تھا اور خون کے نشان اس کے پاؤں کے ذریعے فرش پر بنے ہوئے تھے۔

میں نے پہلے گھر کی تلاشی لی لیکن بھابی کا کوئی پتہ نہ چلا لیکن وہ قاتل ہوسکتا ہے بھابی کو ساتھ لے گیا ہوگا۔ میں نے پاؤں کے نشانوں کا پیچھا کرنے کا فیصلہ کیا اور کھڑکی کے ذریعے باہر آ گیا لیکن میں نے تھانے کال کردی تھی اور سب حقیقت بتادی تھی پایوں کے نشان ٹارچ کی روشنی میں بہت واضع نظر آرہے تھے لیکن یہ کیا یہ نشان تو نہر میں جارہے تھے یعنی قاتل نے نہر پار کی تھی پر میں نہر پار نہیں کرسکتا تھا اس لیے میں نے ایک کلو میٹر لمبا چکر نہر سے ہو کر لگایا اور پھر نہر کی دوسری جانب ان پاؤں کے نشان تلاش کرنے لگا جلد ہی تازے پاؤں کے نشان مل گئے یہ نشان قبرستان کی طرف جارہے تھے۔

مجھے قبرستان سے ڈر لگتا ہے کہ اچانک میرے کانوں میں پولیس کی گاڑی کی آواز آنے کا شور سنائی دیا تو میں واپس اکبر کے گھر کی طرف چل دیا میں نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ نشان قبرستان میں جارہے ہیں میں قبرستان میں اکیلا نہیں جاسکتا اگر آپ نے ساتھ چلنا ہے تو چلو کیونکہ وہ قاتل بھابی کو قبرستان کی طرف لے گیا ہے انسپکٹر نے اپنے ساتھ دو آدمی لیے اور باقی وہاں شواہد اکھٹا کرنے لگے ہم قبرستان میں داخل ہو گئے تھے قبرستان بہت ہی قدیمی معلوم پڑتا تھا میں نے پہلے اس قبرستان میں نہیں آیا تھا قبریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی پاؤں کے نشان اب ہمیں نہیں مل رہے تھے ہم لوگ ادھر ادھر پھر رہے تھے انسپکٹر صاحب نے کہا۔

کیا اکبر کی کسی سے ذاتی دشمنی تھی یا کوئی کاروباری دشمنی وغیرہ تو نہیں تھی۔

انسپکٹر صاحب اکبر بہت ہی شریف اور خاندانی انسان تھا اسکی کسی سے کیا دشمنی ہوسکتی ہے۔

اچھا تو اس کی شادی کب اور کہاں ہوئی تھی اور اس نے بینک سے چھٹی لی تھی۔

سر صبح اس کی حاضری تھی ثناء سے اس کی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی اس بات کو دو ہفتے ہو گئے تھے۔

www.urdupalace.com

گویا ان دونوں نے دو ہفتوں کے اندر اندر شادی بھی کر لی۔
جی انسپکٹر صاحب ثناء اس دنیا میں اکیلی تھی ماں باپ ایک حادثے میں فوت ہو گئے تھے اس لے چچا نے اس کا پالا تھا۔ اس لیے انہوں نے بھی شادی میں دیر نہیں کی تھی۔
وہ کہاں رہتے ہیں۔
وہ بھی اسی شہر میں رہتے ہیں وہ بھی شریف لوگ ہیں شادی کے دن بھی ان کے گھر گیا تھا بہت نیک دل اور اچھی فیملی ہے۔
اچانک سپاہی نے آواز دی انسپکٹر صاحب یہاں پر ایک لڑکی پڑی ہے۔
ہم ایک طرف درخت میں چلے گئے وہاں کافی درخت تھے اور ایک درخت کے نیچے بھابی ثناء پڑی ہوئی تھی۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہ نشان بھابی کے پاؤں کے تھے کیوں کہ اب ان کے پاؤں پر خون جم چکا تھا اور وہ بے ہوش تھیں انسپکٹر صاحب نے گاڑی والے کو کال کی وہ قبرستان کے پاس گاڑی لے آیا اور ہم بھابی کو اٹھا کر قبرستان سے باہر آ گئے گاڑی وہاں پہلے سے ہی موجود تھی اور اس کو ہسپتال لے گئے بھابی کافی دیر سے بے ہوش تھی اور وہ بتا سکتی تھی کہ اکبر کا قاتل کون ہے اور وہ قبرستان میں کیسے آئی ہے۔
میں اکبر کے کفن دفن میں مصروف تھا اکبر کا بھائی اور والد بھی گاؤں سے آئے تھے اکبر کا بڑا بھائی اکرم بہت پریشان تھا کیونکہ وہ اپنے بھائی سے بہت پیار کرتا تھا والد کا بھی بہت برا حال تھا وہ تو اکبر کی ضد کے پیچھے خاموش تھے اکبر ہی ضد کر کے شہر آیا تھا اور بینک میں ملازم ہو گیا تھا۔ شادی بھی اسی نے اپنی پسند سے کی تھی ثناء بھابی پر بھی شک کر رہے تھے طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ شادی کو تو کچھ دن ہی ہوئے تھے اور ابھی تک اکبر کی چھٹی بھی ختم نہیں ہوئی تھی تو ثناء بھابی پر شک کس طرح کیا جا سکتا تھا کیونکہ جب تک آپ نے کسی سے ملتے جلتے نہیں۔
آپ کو کیسے معلوم ہو گا کہ وہ کون ہے اور اس کی طبیعت کیسی ہے۔
آج اس واقعے کو تین دن ہو گئے ہیں بھابی ابھی تک بے ہوش تھی اور قاتل کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا میں بینک سے واپسی پر ہسپتال کا چکر لگاتا تھا اکرم بھائی اور اکبر کی والدہ صاحبہ ہسپتال میں ہی تھے ان کو پتا تھا کہ بھابی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم قاتل تک پہنچ سکتے ہیں پولیس کے دو آدمی بھی ہر وقت ڈیوٹی پر ہوتے تھے۔
ہمیشہ کی طرح میں فارغ ہو کر تھانے گیا تو میری ملاقات انسپکٹر سے ہو گئی خان میرا کلاس فیلو تھا اور ہماری بہت اچھی دوستی بھی تھی میں نے سارا واقعہ خان کو بتایا انسپکٹر خان کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا کافی دیر کے بعد وہ بولا۔
اس قسم کے دو تین کیس پہلے بھی ہوئے ہیں
کیا مطلب کیسے کیس خان۔
اکیلا گھر آبادی سے دور رہتا تھا یعنی کم آبادی والا علاقہ تھا اور اس کے گھر میں صرف وہ پہلے اکیلا ہی رہتا تھا اور پھر شادی بھی اچانک اور ایک انجان لڑکی سے کی۔
یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن ثنا بھابی تو بہت اچھی ہے کافی خدمت کرتی تھی اکبر کی۔
اچھا تو وہ کہاں ہے کیا زندہ ہے۔
ہاں وہ زندہ ہے اور ہسپتال میں داخل ہوئی ہے اور بے ہوش ہے۔
چلو سفیر ہسپتال چلتے ہیں وہاں پر ہی بات واضح ہو گی جب ہم وہاں پہنچے تو اکرم بھائی وہاں پر موجود تھے۔
اکرم بھائی بھابی کو ہوش آیا۔

www.urdupalace.com

نہیں وہ ابھی تک بے ہوش ہے ٹیسٹ ہو رہا ہے وہ اندر تھیٹر روم میں ہے۔

ہم باہر انتظار کرنے لگے کچھ دیر میں ڈاکٹر صاحب آئے تو خان نے پوچھا۔ ڈاکٹر صاحب اب مریضہ کیسی ہے اور ہوش کب تک آ جائے گا۔

وہ خطرے سے باہر ہے ہوش بھی جلدی ہی آ جائے گا۔

کیا ہم دیکھ سکتے ہیں اسکو۔

ہاں ہاں کیوں نہیں اس کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔

ہم تینوں کمرے میں آئے تو میں نے دیکھ کہ خان بھابی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

یہ ثنا بھابی ہے اکرم نے کہا۔

[illegible]

اس کو جانتے ہو آؤ میرے ساتھ باہر آؤ۔

ہم دونوں باہر آئے اور ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے تو خان نے بتایا سفیر یہ ثنا لڑکی ہے جو ہمیں مل نہیں رہی تھی کیونکہ ہر قتل ہونے والے دلہا کے ساتھ ہمیں اس کی ہی تصویر ملی ہے لیکن یہ ہمیں مل نہیں رہی تھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کیا ثناء بھابی کی قاتل ہے اکبر کی۔

یہ میں نہیں کہہ سکتا لیکن شک اس پر ہی جا رہا ہے میں تم ثبوت دے سکتا ہوں ہر مقتل کی شادی کے پہلے دن جو تصویر لی جاتی ہے وہ کم سے کم شادی کے بعد ہفتے بعد ملتیں ہیں اور جب تک یہ لڑکی اپنا کام کر کے غائب نہیں ہو جاتی تھی۔

لیکن یہ اب کے بار کس طرح سے پکڑی گئی کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔

وہ اصل میں اکبر نے قتل ہونے دے پہلے ہی مجھ سے بات کی تھی تو میں فوراً نکل پڑا تھا پانچ دس منٹ میں میں اس کے گھر پہنچ گیا تھا تو شاید یہ اس وقت اپنا کام کر کے نکلی ہی ہو گی میں نے اس کا پیچھا کیا مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ میں کس کے پیچھے جا رہا ہوں میں تو وہ خون کے نشانوں کا پیچھا کر رہا تھا۔

انسپکٹر خان نے پولیس اسٹیشن فون کیا کہ دو لیڈیز آئیں میں نے خان سے کہا اگر یہ چکر ہے تو ہمیں کسی دم درود والے سے رابطہ کرنا چاہیے۔

ہاں سفیر تم نے ٹھیک کہا میرا ایک جاننے والا ہے بزرگ وہ عمل کرتے ہیں میں ان سے بات کرتا ہوں۔

جلد ہی وہ لیڈیز پولیس والی آ گئیں ہم دونوں اس بزرگ کے پاس چلے گئے بزرگ کا نام پیر بابا شاہ منور تھا وہ بہت نیک بزرگ تھے ان کے آستانہ پہ ہر وقت ہجوم ہوتا تھا ہر وقت کوئی نہ کوئی آپ کی خدمت میں موجود ہوتا تھا خیر ہم نے پہلے کال کی تھی اس لیے وہ ہمارا منتظر تھا۔ میں نے انسپکٹر صاحب نے ساری بات حقیقت پیر بابا کو بتا دی پیر بابا نے آنکھیں بند کر لیں اور وہ عمل منہ میں پڑھ رہے تھے۔

اچھا تو آپ لوگ کیا چاہتے ہو اس لڑکی کی حقیقت یا اس کو خاتمہ کرنا چاہتے ہو یا پھر کوئی سخت سزا دینا چاہتے ہو۔

پیر بابا آپ ہمیں پہلے تو یہ بتائیں کہ وہ کون ہے اور وہ ایسا کیوں کر رہی ہے۔

وہ مکمل انسان نہیں ہے اور نہ ہی مکمل چڑیل ہے وہ ایک انسان اور چڑیل کے ملاپ سے پیدا ہوئی ہے یعنی چڑیل کی بیٹی ہے اس کا انسان باپ اس کو چھوڑ کر چلا گیا تھا جس کو اس کی چڑیل ماں نے مار دیا تھا اور اس کی ماں چڑیل کو ایک ہندو نے چلہ کاٹ کر اپنی قید میں کر لیا تھا تو اس کی پرورش انسانوں میں ہوئی تھی اس کے چچا نے اس کو پالا تھا چچا اس کی حقیقت سے نا علم تھا اس کو ابھی

www.urdupalace.com

تک اس کے بارے میں نہیں پتا جب وہ اس لڑکی کی بار بار شادی کروا رہے ہیں تو ان کو شک نہیں ہو رہا آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہوگا کہ وہ چڑیل کی بیٹی بہت معصوم اور بھولی بھالی صورت لیکر پیدا ہوئی ہے ہر کوئی اس پر اعتماد کر لیتا ہے۔ اور وہ اپنا شکار خود ہی تلاش کرتی ہے تین چار دن وہ اپنی خوراک پوجھتی ہے پھر اس کی چڑیل والی آتما جاگ جاتی ہے تو وہ اپنے شوہر کا خون پی جاتی ہے اور ہفتوں کے لیے غائب ہو جاتی ہے۔ جب اس کے چچا کو اس حادثے کا پتہ چلتا ہے تو وہ بے چارا اس کی تلاش میں تھانے ہسپتالوں میں ریلوے اسٹیشن اور نجانے کہاں کہاں تلاش کرتا ہے جب وہ ملتی ہے تو ایک کہانی سناتی ہے اور اپنے معصوم چہرے کا فائدہ اٹھا کر کچھ ہفتے گھر میں آرام کرتی ہے اور پھر تازہ دم ہو کر شکار کی تلاش شروع کرتی ہے۔

تو کیا ہر بار چچا اس کو جہیز دیتا ہے۔

لیکن پیر بابا اس بار وہ پکڑی کیسے گئی اور وہ اب تک بے ہوش کیوں ہے۔

میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ وہ چڑیل کی بیٹی ہے لیکن اس کے اندر انسان کا بھی خون ہے اس لیے وہ کمزور اور تھکاوٹ بھی محسوس کرتی ہے اس رات جب اپنا شکار کر کے قبرستان کی طرف جا رہی تھی تو اسے نہر بھی پار کرنا پڑی تھی اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے اس لیے جلدی میں وہ اس درخت سے ٹکرا گئی اور بے ہوش ہو گئی کیونکہ اب اس پر تھکاوٹ طاری ہو گئی تھی۔

اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

آپ اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں اس کو زندہ رکھ کر سزا دینا چاہتے ہو یا اس کو ختم کرنا چاہتے ہو۔

کیا پیر بابا اس پر گولی اثر کر سکتی ہے۔

ہاں کرے گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کی موت اس گولی سے واقع ہو جائے اس کو مارنے کے لیے اسی قبرستان میں تین دن کا چلا کاٹنا ہوگا جس کے بعد اس چڑیل کی بیٹی میں چڑیل والی طاقت آ جائے گی اس کے بعد آپ جو سزا دینا چاہو وہ اس کو سزا سے تکلیف اٹھائے گی اور آئندہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ غلط کام نہ کرے ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے اب چلے کے لیے کوئی آدمی تلاش کرو میں تو پہلے ہی ایک سال والا چلا کاٹ رہا ہوں جو آدھی رات کا ہے تو پہلے رات کسی پرانی قبر پر بیٹھ کر کرنا ہوگا۔

میں تیار ہوں۔۔ اس نے میرے دوست کو مارا ہے اور نجانے کتنے لوگوں کو شکار بنایا ہے۔

ٹھیک ہے سفیر بیٹا یہ لوستو کے دانے کسی پرانی قبر پر بیٹھ کر ان دانوں پر چلہ کرنا ہے اور حصار سے باہر نہیں آنا کچھ بھی ہو جائے چاہئے میری آواز آئے یا میں خود ہی آؤں یا تمہارا دوست اکبر بھی آ جائے تم نے کسی کی کسی بات پر عمل نہیں کرنا ہے بس میرا بتایا ہوا عمل کرتے رہنا اور دن میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنا ہے بینک سے چھٹی لے لو۔

میں نے پیر بابا کی بات مان لی لیکن میرا دل تسلیم نہیں کر رہا تھا کہ بھابی ایک بے رحم قاتل ہو سکتی ہے اور وہ ایک چڑیل کی بیٹی ہے۔

رات کا وقت تھا فون کی گھنٹی سنکر میری آنکھ کھل گئی تو یہ اطلاع ملی کی بھابی ثنا ہسپتال سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئی ہے اس بارے میں اور کچھ معلوم نہ ہوا میں نے اسی وقت انسپکٹر سے بات کی تو اس نے کہا۔

سفیر بھائی اب وہ وہ چلا کرنا ہی اور ضرور کرنا ہوگا خدا نہ کرے وہ کوئی کام کر دے اور کسی کی جان چلی جائے۔

www.urdupalace.com

صبح ہوتے ہی بینک گیا اور بینک سے پانچ چھٹیاں لیں اور انسپکٹر کان کے پاس گیا میں پولیس اسٹیشن چلا گیا وہ میرا انتظار کر رہا تھا۔

ہاں تو چھٹی لے لی ہے۔

ہاں جی۔

ٹھیک ہے چاہئے پی لو تو ہم ثنا بھابی کے چچا کے گھر چلتے ہیں۔

ٹھیک ہے میں تیار ہوں

اور مجھے اس کے گھر اچھی طرح سے یاد ہے

۔ایک پڑوسی سے پتا چلا کہ کل رات کو جہانگیر صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اس لیے اس لیے اس کو دفن کرنے کے لیے سب لوگ اس کے آبائی گاؤں گئے ہوئے ہیں۔

کیا ثنا بھابی بھی ان کے ساتھ ہے۔

ظاہری بات ہے کہ ثنا باجی چچا جہانگیر سے بہت پیار کرتی تھی انہیں تو جانا ہی چاہئے تھا اور ان کا گاؤں کہاں ہے انسپکٹر خان نے پوچھا۔

ان کا گاؤں کا نام کیا ہے لال سندر والا ہے اور وہ موٹروے کے ساتھ ہے فیصل آباد سے کچھ پہلے ہی ہے ہم سب سے پہلے پیر بابا کے پاس گئے تو انہوں نے کہا۔

اس بات کا فائدہ اٹھا لو سفیر تم اپنا چلا آج رات سے شروع کر لو اور انسپکٹر خان تم بے شک اس کے پیچھے گاؤں چلے جاؤ اگر وہ وہاں نہیں ہے تو ملتی یا وہاں سے غائب ہوتی ہے تو مجھے اطلاع دینا میں پھر عمل سے پتا کروں گا کہ وہ کہاں ہے۔

ٹھیک ہے پیر بابا جس طرح سے آپ کا حکم

پھر میں قبرستان چلا گیا اور رات کے لیے جگہ تلاش کرنے لگا جلد ہی مجھے ایک پرانے درخت کے پاس ایک پرانی قبر مل گئی میں اس پر نشان لگا کر آ گیا اور کھانا کھا کر سو گیا تھا میری آنکھ شام کو پانچ بجے کھلی ابھی اندھیرا ہونے میں کچھ دیر باقی تھی۔ میں اپنی جگہ پر پہنچ گیا تھا وہاں پر میں نے حصار کھینچا تو میں اس قبر پر بیٹھ گیا اور چلا شروع کر دیا پہلی رات سکون سے گزری۔

انسپکٹر خان ثناء کے گاؤں گیا ہوا تھا میں گھر آ کر میں سو گیا دن کو بہت سی کالیں آئیں لیکن میں نے لیں نہیں کی شام پانچ بجے کے قریب میں اٹھا اور کھانا وغیرہ کھایا اور قبرستان کی طرف چل دیا اپنی جگہ پر پہنچ کر میں بیٹھ گیا آج موسم بھی خراب معلوم ہوتا تھا چاند کا کوئی نام ونشان نہ تھا ہوا تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی اور مجھے چلہ کرنے میں مشکل ہو رہی تھی میں حیران تھا کہ جب میں گھر سے نکلا تو موسم صاف تھا لیکن جب قبرستان میں قدم رکھا تو موسم خراب ہو گیا خیر میں علم کرنے لگا کہ آسماں پر بجلی چمکی اور بادل شور کرنے لگا ہوائیں تیز تیز چلنے لگی بہت زیادہ شور ہو رہا تھا مجھے عمل کرنے میں مشکل تو ہو رہی تھی کچھ دیر میں بارش شروع ہو گئی لیکن یہ کیا بارش حصار کے باہر ہو رہی تھی اور جس جگہ میں تھا وہاں کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔ بادل خوب برسا ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا لیکن حیران کرنے والی بات یہ تھی کہ پانی کا ایک قطرہ بھی میرے قریب نہیں آ رہا تھا۔

موسم اب صاف تھا چاند نظر آ رہا تھا اور چاندنی ہر چیز کو منور کر رہی تھی بادل کا شور تھم چکا تھا اور اب مکمل خاموشی تھی میں نے اپنا عمل جاری رکھا تھا صبح ہونے سے کچھ پہلے مجھے انسپکٹر خان اپنے پاس آتا ہوا نظر آیا خان نے کہا۔

سفیر یہ عمل یہ چلا چھوڑ دو ہم نے ثنا کو مار دیا ہے اب وہ مر چکی ہے۔

لیکن اس وقت میں ہوش میں تھا مجھے پیر بابا والی بات یاد تھی۔ میں بھلا چلا کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ میں چلا میں مگن رہا۔

خان نے کہا اٹھ جاؤ میرے دوست کیوں

www.urdupalace.com

دیر کر رہے ہو اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہو آؤ میرے ساتھ میرا ہاتھ پکڑو خان نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی وہ غائب ہو گیا میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میں نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا۔ صبح ہوئی تو میں گھر لوٹ آیا اور کھانا کھا کر سو گیا شام کو اپنے ٹائم پر اٹھا اور اپنا سخت امتحان ہونے والا تھا اور میں اس کے لیے تیار تھا میں نے آج مغرب کی نماز قبرستان کے پاس ادا کی تھی کیونکہ پہلے میں گھر میں ادا کر کے جاتا تھا چلا میں نے اپنے ٹائم پر شروع کر دیا۔

وہ تقریباً آدھی رات کا وقت تھا جب مجھے دور سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی کوئی سفید صاف میں میری طرف آ رہا تھا۔ قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ ثناء ہی ہے انہوں نے بہت معصوم صورت بنائی ہوئی تھی اور مجھ سے معافی مانگنے لگی۔

سفیر بھائی مجھے معاف کر دو میں جتنا چاہتی ہوں میرا وعدہ ہے آئندہ میں کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔

کافی دیر کھڑی رہی پھر خاموش اور مایوس ہو کر چلی گئی کچھ دیر بعد خاموشی رہی پھر پیر بابا میرے سامنے آئے اور انہوں نے کہا بیٹا اس کو معاف کر دو۔ وہ تم سے معافی مانگ رہی ہے اس کی یہ سزا بہت ہے کہ سب کے سامنے اس کا چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔

میں پیر بابا کی بات کرنے ہی والا تھا کہ میرے کانوں میں آواز آئی یہ سب نظر کا دھوکہ ہے یہ میں نہیں ہوں تم اپنا عمل جاری رکھو۔ پھر وہ پیر بابا بھی سے وہاں چلے گئے میں اسی چکر میں تھا کہ یہ چلہ کس طرح پورا ہوا صبح ہونے سے پہلے قبرستان ایک شور سے جاگ اٹھا تھا قبروں سے مردے نکلنے لگے درخت ٹوٹنے لگے پرندے بے چین ہو کر ہوا میں اڑ رہے تھے کچھ درختوں کو آگ لگ گئی جس قبر پر میں بیٹھا تھا وہ بھی مسلسل تڑپ رہی تھی اور مجھے اپنا عمل کرنے میں مشکل ہو رہی تھی پھر میں نے دیکھا کہ ثناء بھابی کے ساتھ چند اور لوگ میری طرف آ رہے تھے جن میں میرا مرحوم دوست اکبر بھی تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے ثنا کو معاف کر دیا ہے اب تم بھی اس کو معاف کر دو میں نے ان کی ایک نہ سنی تو وہ غصے میں آ گئے اور مجھ پر قبروں سے پتھر اٹھا اٹھا کر مارنے لگے لیکن کوئی بھی پتھر مجھے نہ لگا سب قریب جا کر گرتے رہے۔

کچھ دیر یہ عمل جاری رہا پھر سب مردے میرے پاس آنے لگے وہ پرانی قبر بھی مجھے پریشان کر رہی تھی جس میں سے کسی بڑھیا کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں اور عمل جاری رکھا کہ اچانک سب شور ختم ہو گیا میں نے آنکھیں کھولیں تو ثنا چڑیل کی بیٹی بے ہوش پڑی تھی دور سے مجھے انسپکٹر خان آتا ہوا دکھائی دیا اب صبح ہو چکی تھی انسپکٹر خان نے بے ہوش ثناء پر فائر کیا اور اس کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا میں حصار سے باہر نکلا ہم نے ثناء کی لاش کو تابوت میں بند کر کے بغیر جنازے اور غسل کے ہی دفن کر دیا کیونکہ وہ نہ مسلمان تھی اور نہ پوری انسان تھی وہ تو چڑیل کی بچی تھی مجھے آج بھی اکبر کی یاد آتی ہے اس واقعے کو دس سال ہو گئے ہیں۔

قارئین کرام کیسی لگی میری کہانی اپنی رائے سے مجھے ضرور نوازیئے گا۔

اب تجھے روز یاد نہ کروں تو جسم ٹوٹ سا جاتا ہے ساجد
ایک عمر ہو گئی تیری یاد کا نشہ کرتے کرتے

(وسیم صابر خٹک، کرک)

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com